Vol. 5 No.2 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

انیس ناگی کے تراجم

TRANSLATIONS OF ANIS NAGY

Firdos Bodla
Ph.D Scholar, Lahore Garrision University, Lahore
Dr Atta UR Rehaman Meo
Associate Professor Lahore Garrison University Lahore

Abstract

A written or spoken rendering of the meaning of a word,speech, book. etc.. in another language.A translator did not translate them as an interpreter but as an orator, not word for word(verbum pro verbo), but he preserved the general style and force of the language. It is the first grand duty of an interpreter to give his auther entire and unmaimed. The diction and versification only are his proper province. Above all things to keep alive that spirit and fire which makes his chief character. Anees Nagi is a poet, a critic and a translator. He has a name in these three fields.In this essay, our topic is his translation from western literature into Urdu literature. He has translated Prose, Prose and Poetry as well as Pure poetry. His translations are; "Taaun" and "Messons ki devmala" from Albeer Kamiyo, Jahannam ka Mosam" from Arthor Ran eue, "T.S Eliot ki Nazmen", "Pablo Naroda ki Nazmen",Hawain" from Saint John Purs and "Jadeed Fransisi shaery".

ترجمہ عربی اسمِ مذکر ہے جس کا معنٰی ہے، ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ زبانِ اردو کی مروجہ فرہنگ ولغات میں بھی اس سے ملتا جلتا معنٰی بیان کیا گیا ہے۔ سید احمد دہلوی بیان کرتے ہیں:

"ترجمہ۔ع۔ اسم مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ التھا۔" [1]

وارث سرہندی ایم۔اے بیان کرتے ہیں:

"(ع۔امذ)۔ ایک زبان سے دوسری زبان مین بیان کی ہوئی عبارت۔2۔ کسی کی زندگی کا مرقع یا خاکہ۔" [2]

انگریزی زبان ترجمہ کا معنٰی "TRANSLATION" ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں یوں لکھا ہے:

"Translation 1- The act or an instance of trannslating.

2- A written or spoken rendering of the meaning of a word,speech, book.

etc.. in another language"[3]

لفظ "ترجمان" کا معنٰی بیان کرتے ہوئے تمام لغت نگار متفق نظر آتے ہیں۔ ذیل میں دو فرہنگوں میں ایک جیسے معانی بیان کیے جاتے ہیں۔ مؤلفِ "فرہنگ آصفیہ" رقم طراز ہیں:

"ترجمان۔ع۔ اسم مذکر۔ مترجم۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔
شارح۔ معبّر۔ دوبھاشیا۔ مفسر۔ ٹیکا کرنے والا۔" [4]

کسی تحریر، تصنیف یا تالیف کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کو ترجمہ یا ترجمہ کاری کہتے ہیں۔ ترجمہ ایک علمی یا ادبی پیکر کو دوسرے علمی یا ادبی پیکر میں ڈھالنے کا عمل ہو سکتا ہے۔ عالمی ادب میں ترجمہ کے لیے "طبع زاد" اور "ترجمہ" کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ لہٰذا ترجمہ بھی ادب کا حصہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسے دوسری زبانوں سے ماخوذ ہونے کی وجہ سے ایک الگ پہچان دی جاتی ہے اور اسے "تخلیق" کا درجہ شاید کبھی نہیں مل سکے گا۔ اس ضمن میں ماہرین کی آرا یہ ہیں:

"کسی تحریر، تصنیف یا تالیف کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل ترجمہ ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے
کہ ترجمہ کسی متن کو دوسری زبان میں منتقل کرتے ہوئے اس کی تعبیر کرتا ہے یعنی ترجے کا عمل
ایک علمی یا ادبی پیکر دوسرے پیکر میں ڈھالنے کا عمل ہے۔" [5]

Vol. 5 No.2 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ترجمہ کاانگریزی متبادل لفظ"Translation"لاطینی سے آیا ہے،جس کے معنی "پارلے جانا"کے ہیں۔ اب یہ مترجم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کسی کوپارلے جائے۔اس کامفہوم، نقلِ مکانی سے نقلِ معانی تک محیط ہے۔ اسے عربی زبان کے لفظ"رجم"کامشتق بھی کہاگیاہے،لیکن اس کے بنیادی معانی ومفاہیم کوچھوڑکرثانوی مطالب کوترجمہ کے لیے اختیار کیاگیاہے۔چوں کہ "رجم"کے کے معانی میں لعن طعن،سب وشتم، قذف بالغیب،الزام وافترا،قیاس وگماں، اتہام اور فہم کلام(کلام رجم) سبھی شامل ہیں،لہٰذامظفرعلی سیداسے فہمِ کلام(کلامِ رجم)کے زمرے میں لے آتے ہیں۔

انیس ناگی ایک مصنف،نقاداورمترجم ہیں۔ان کی ترجمہ کاری کی تین جہات میں خالص نثری تراجم،نثری اور شعری تراجم اورخالص شعری تراجم پرمحیط ہیں۔انھوں نے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں تراجم کیے، جن میں البیرکامیوکا1957ءکانوبل انعام یافتہ ناول"طاعون" اور "میسینس کی دیومالا"، آرتھرران یوکا"جہنم میں ایک موسم"، "ٹی۔ایس ایلیٹ کی نظمیں"،"پابلونیروداکی نظمیں"، سینٹ جان پرس کی"ہوائیں"اور"جدیدفرانسیسی شاعری" شامل ہیں۔انیس کے انگریزی تراجم میں ,"Modern Urdu Poems From Pakistan(1), Modern Urdu,Poems From Pakistan(2) Makers of Modern Pakitani Literature,Poems of Iqbal"شامل ہیں۔

ان تراجم میں البیرکامیوکا1957ء کا نوبل انعام یافتہ ناول"طاعون"، آرتھرران یوکا"جہنم میں ایک موسم"، "ٹی۔ایس ایلیٹ کی نظمیں"،"پابلونیرو داکی نظمیں"اور "جدیدفرانسیسی شاعری"شامل ہیں۔مذکورہ چار تراجم ان کی ترجمہ کاری کی تین جہات کی طرف واضح طور پر اشارہ کرتے ہیں۔انیس ناگی کی ترجمہ کاری کی پہلی جہت نثری تراجم کی جہت ہے۔اس سلسلے کی ایک اہم کڑی "طاعون"ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ انیس کی ترجمہ کاری فنِ ترجمہ کاری کی بلندیوں کوچھورہی ہے۔انیس ناگی نے البیرکامیوکے ناول "طاعون" کاترجمہ کیا،جوکامیوکادوسراناول ہے،لیکن فکری اورفنی لحاظ سے یہ نسبت دوسرے ناولوں کے زیادہ اہمیت کاحامل ہے۔اس کے مطالعے سے ہمیں معلوم ہوتاہے کہ کامیونے اس میں اسلوب کے ساتھ ساتھ ناول کے فنی پہلوؤں کادامن اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیا۔طاعون بہ ظاہرایک واقعاتی ناول ہے،جسے کامیونے ایک ذاتی ڈائری کے طورپر لکھاہے،لیکن ناول کے اختتام تک پہنچنے پریہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ناول کااصلی ہیرویاکردارتوڈاکٹرریوہے۔یہ ناول اس وقت لکھاگیا،جب الجزائرفرانس کی ایک نوآبادیاتی کالونی کی حیثیت رکھتاتھا،لیکن الجزائریوں کوفرانس میں داخل ہونے کی ممانعت تھی۔انھیں قصبوں سے شہرمیں آنے کے لیے اجازت نامے حاصل کرناپڑتے تھے۔وہ کام کرنے کے لیے شہرمیں آتے،لیکن شام کو انھیں لوٹ جاناپڑتااوران پرشہرکے دروازے بندکردیے جاتے۔طاعون دراصل اسی کیفیت کااستعارہ ہے۔اس ناول میں فرانسیسی زندگی کوموضوع بنایاگیاہے، اس لیے اس کے تمام ترکردار فرانسیسی ہیں اورطاعون کی زد میں آنے والے بھی وہی ہیں۔

ناول"طاعون"کاپلاٹ نہ توزیادہ گنجلک اورپیچیدہ ہے اور نہ ہی اسے سادہ کہاجاسکتاہے۔اس میں طاعون کی وبا کے آغازسے لے کرانجام تک افرادکے بدلتے ہوئے رویوں کے بارے میں تفصیلی اندازمیں بتایاگیاہے۔ڈاکٹر برناریو اس کاداستان گواورمرکزی کردارہے۔طاعون کی وباشروع ہونے سے پہلے لوگ خدااورقسمت پرمکمل طورپر یقین کے حامل بتائے گئے ہیں۔لیکن جوں ہی اس وبانے زور پکڑاتوافرادکے ایمان متزلزل ہونے لگے۔یہاں تک کہ پادری کاایمان بھی ڈگمگانے لگتاہے اوربالآخر وہ کفرکامرتکب ہوجاتاہے۔اس دوران معاشرے کی بے حسی اور حکومتی اورانتظامی اداروں کے بے اعتنائی بھی نمایاں طورپر جھلکتی ہے۔ڈاکٹر،جنھیں عوام مسیحاگردانتے ہیں،کی عدم توجہی بھی قابلِ غورہے۔ان کے درمیان ڈاکٹرریواورڈاکٹر گراندکاکردار معاشرے کے مثبت اور صحت مندانہ رویے کاعکاس ہے۔وباکے اختتام پرشہر"اوراں"کے دروازے کھلنے پرلوگوں کارویہ بھی توجہ کاطالب ہے کہ کس طرح وہ اس عظیم سانحے کوبھولے ہوئے ہیں اوراس کاذکرتک سننے کوتیار نہیں ہوتے۔

ناول کے مکالمات مقتضائے حال کے مطابق ہیں۔سراپانگاری یاحلیہ نگاری بھی ناول کاحصہ ہے۔یہ ایک باقاعدہ فن ہے،جس پرہرایک کومہارتِ تامہ حاصل نہیں ہو سکتی۔یہ خاکہ نگاری کے قریب کی ایک صنف ہے۔اس میں کسی بھی شخصیت یاکردارکی شکل وصورت کواس انداز سے بیان کیا جاتاہے کہ قاری اس شخصیت یاکردارکواپنی آنکھوں سے دیکھتاہوامحسوس کرتاہے۔ذیل میں ڈاکٹربرناریو کا حلیہ دیکھیے:

"پینتیس سال کے لگ بھگ عمرہے۔درمیانہ قدہے۔کندھے چوڑے ہیں۔ قریباًمخروطی چہرہ ہے۔سیاہ
سنبھلی ہوئی آنکھیں ہیں۔جبڑے نمایاں ہیں۔قدرے بڑامتوازن ناک ہے۔ چھوٹے چھٹے سیاہ بال

ہیں۔ترچھا بھنچا ہوا دہانہ۔ اس کے بازوؤں اورہاتھوں پہ چھوٹے چھوٹے بال ہیں۔وہ ہمیشہ گہرے رنگ کا سوٹ پہنتاہے اور سسلی کا کسان لگتا ہے۔"[6]

منظر نگاری ناول کا ایک اہم حصہ ہے،جس کے بغیر ناول ادھورا ہے۔ناول"طاعون"میں بھی مختلف اور متنوع مناظر کی پیش کش کا ایک حسین مرقع ہے۔

جذبات نگاری قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے،اگر بھرپور طریقے سے کی گئی ہو۔ناول میں دیگر خصائص کے ساتھ ساتھ جذبات کی بھی بڑی اہمیت ہے۔وہ منظر دیکھیے،جب کوتار خودکشی کے لیے پھانسی کا پھند اگلے میں ڈال کر لٹک گیا۔ گراندنے اس کی جان بچالی،لیکن پولیس کو اطلاع نہ کی۔اس بارے میں ریو گراندسے پوچھتاہے تو وہ جواباً کہتا ہے:

"نہیں"اس نے جواب دیا"اوہ نہیں۔۔۔میں نے جو کچھ سوچا تھا وہ بہت۔۔۔۔"

"یقیناً"ریونے اس کی بات کاٹی"اچھا تو یہ کام میں کرتا ہوں"

یہ سن کر بیمار ایک دم حرکت میں آیا اور بستر میں احتجاج کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اب وہ بالکل ٹھیک تھا۔ایسی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں۔

"آرام سے لیٹو"ریونے کہا"یہ محض ایک کارروائی ہے۔میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ میں پولیس کو اطلاع دوں۔"

"اوہ"دوسرے نے کہا اور سسکیاں لینے لگا۔جب وہ باتیں کررہے تھے گراند اپنی مونچھوں کو بل دے رہا تھا،وہ اس کے قریب گیا،

"آؤکوتار"اس نے کہا"سمجھنے کی کوشش کرو لوگ ڈاکٹر کو اس کا ذمہ دار تصور کریں گے۔مثال کے طور پر اگر تم دوبارہ ایسا کرناچاہو۔۔۔۔۔۔"

"لیکن"کوتارنے آنسوؤں میں کہا"وہ دوبارہ ایسا نہیں کرناچاہتا یہ محض جنون کا ایک لمحہ تھا اور اس کی صرف یہی خواہش ہے کہ اسے تنہا چھوڑدیا جائے۔"ریو ایک نسخہ لکھنے میں مصروف تھا۔[7]

جزئیات نگاری افسانوی نثر کا یک اہم حصہ ہے۔ناول "طاعون"میں جزئیات نگاری کے عمدہ نمونے موجود ہیں۔

انیس ناگی نے ناول"طاعون"کا ترجمہ کرکے اردوادب کی یقیناًخدمت کی ہے،کیوں کہ یہ ناول لائقِ تحسین ہے، لیکن ایسا لگتاہے کہ جیسے مسودے کو صاف نہیں کیا گیا،بل کہ جلد بازی میں چھپوادیا گیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں املا کی اغلاط بہت زیادہ پائی جاتی ہیں،وہاں جملوں کی ساخت بھی متاثر ہوئی ہے۔جملوں کا ابہام قاری کو چبھتاہے،جس سے ناول کا مجموعی طور پر تاثر اچھا قائم نہیں ہوپایا۔

آرتھر ران بوکی تصنیف"جہنم میں ایک موسم(1837)"کا ترجمہ انیس ناگی نے کیاہے۔یہ چھیالیس (46) صفحات پر مشتمل منثور صفحات پر مشتمل منثور نظم ہے۔اس کا ترجمہ بھی نثری صورت میں کیاگیاہے۔سوائے چند صفحات کے،جوزیادہ سے زیادہ چھ صفحات تک محیط ہوسکتی ہے۔یہ نظم خطِ نسخ میں ترجمہ کی گئی ہے۔اس کے مشمولات میں "مترجم کی طرف سے،جہنم میں ایک موسم،گندہ خون، جہنم کی رات،ھذیان۔1:بیوقوف دوشیزہ،ھذیان۔۔2:لفظ کی کیمیاگری،نا ممکن،روشنی کی چمک،سحر اور الوداع" کے عنوانات درج ہیں۔ یہ نظم مصنف آرتھر ران بوکی اذیت پسندی کا ثبوت ہے۔امکان ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کا عکس اس نظم میں پیش کیاہے۔اسے احساس ہے کہ اس کی زندگی جہنم کا ایک موسم ہے،جس میں وہ جل رہاہے۔نہ صرف وہ جل رہاہے،بل کہ اس کا شریکِ سفر بھی اسی کرب میں مبتلاہے اور رہے گا۔

"جہنم میں ایک موسم"کی اہمیت اتنی سی ہے کہ اس نظم کا ترجمہ اردوزبان وادب میں نثری نظم کی ترویج واشاعت کا سبب بناہے۔نثری نظم کو رنگین عبارت آرائی توکہاجاسکتاہے لیکن اسے باقاعدہ نظم کہنا میرے خیال میں شاعری پر بہت بڑا ظلم ہوگا۔نثری نظم "جہنم میں ایک موسم"کا یہ ترجمہ بھی اغلاط سے پاک نہیں۔

انیس ناگی کی "ٹی،ایس،ایلیٹ کی نظمیں"ٹی۔ایس۔ایلیٹ کی منتخب نظموں کے تراجم ہیں۔یہ مترجمہ نظموں کا مجموعہ اناسی(79)صفحات پر مشتمل ہے،جس میں "ٹی،ایس،ایلیٹ،ویرانہ،مردوں کی تدفین،شطرنج کی ایک بازی، آگ کی مناجات،پانی کے قریب موت،طوفان نے کیا کہا،کھوکھلے آدمی،الفرڈ پروفورک کا نغمہ محبت،پروفورک کا حق، دریچے پر صبح،ابتدائیہ ا،ابتدائیہ ۳،ایک نظم،پہلا بدھ"شامل ہیں۔انیس ناگی ٹی۔ایس ایلیٹ کو جدید بین الاقوامی ادب کا لیجنڈ قرار دیتے ہیں۔ان کی نظم"ویرانہ(The Waste Land)"ان کی شہرت کا سبب ہے۔ان کی نظمیں زندگی اور موت، مرد

Vol. 5 No.2 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اورعورت کی حقیقت،معاشرتی بے راہ روی،لاتعلقی، انسان کی لامتناہی خواہشات،مایوسیوں کے اندھیرے اور"مَیری" جیسے موضوعات کواپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔

انیس ناگی نے پابلونیرودا کی نظمیں بہ عنوان"پابلونیرودا:نظمیں"ترجمہ کی ہیں۔تراجم پر مبنی یہ 1986 میں "جمالیات،لاہور"نے شائع کی۔یہ تالیف ایک سو چھبیس صفحات پر مشتمل ہے۔فہرست میں "پابلونیرودا:ایک شاعر، ایک مجاہد،ہرروزتم کھیلتی ہو،صبح کی ناتوانی، سلام،لباس کے لیے نغمہ،غربت کے لیے نغمہ،رات کو گھری کے لیے نغمہ،نقاد کے لیے نغمہ،کب تک۔۔۔،ہم بہت ہیں، خزاں میں بھولاہوا،میں لوٹ آؤں گا،مکان،لفظ،عوام،شاعری،طویل دن جمعرات، جنم،چٹان میں ایک شبیہہ،خزاں کاعہدنامہ،سایہ،پیدائش،بنیادیں،پابلونرودا کی باتیں اورپابلونیرودا کی حیات"کے عنوانات شامل ہیں۔ یہ نظمیں،روح،انسان کی ناتوانی،وطن کی محبت، لباس کوخراجِ تحسین،محبوب سے وابستہ یادوں، بے رحم قلم کی چیرہ دستی،دنیاکی بے ثباتی،دوسروں پر انحصار کی قباحتوں،کتب کی ناقدری،شاعر کی تنہائی، انسان کی تخلیق اورارتقا، فنااوربقا،ملک بدری کاکرب اورانسان کی کم مائیگی جیسے موضوعات شامل ہیں۔آخرمیں "پابلونیرودا کی باتیں"کے عنوان سے نیرودا کے افکارونظریات کااحاطہ کیاگیاہے۔انیس ناگی کے پابلونیرودا کی نظموں کے تراجم کامجموعہ بھی املاکی اغلاط سےپاک نہیں۔اس کے باوجودیہ مترجم کی ترجمہ کاری کی ایک کامیاب کاوش ہے۔

انیس ناگی کافرانسیسی شاعری کے تراجم پر مبنی مجموعہ"جدیدفرانسیسی شاعری(س۔ن)"،جمالیات،لاہورسے شائع ہوا۔یہ مجموعہ چھیاسی (86)صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں "جدیدفرانسیسی شاعری"کے عنوان سے انیس ناگی کے دیباچے کے بعدکئی ایک فرانسیسی شعراکی نظموں کے تراجم شامل ہیں۔ان میں شارل بودلیر کی"ہم آہنگی"اور "گیان"،پال ورلین کی"میرے دل میں آنسو گرتے ہیں"اور"میں کبھی ایک صوفی تھا"،ترستاں کوربے کی "شاعرکاپائپ"اور"رونڈال"، آرتھراں بوکی "احساس" اور"خزاں"جولیس لافورگ کی "طلوعِ آفتاب سے مکالمہ"اور"دھندلکے کاشکوہ"سٹیفن ملارمے کی "غم"اور"بہارکا موسم"،کلیوم اپالینز کی "تاج بوٹی"اور مستقبل"،پال ویلری کی"دورکی آگ"اور"دوست جنگل"،ساں جان پرس کی "والیری لاربوکے لیے نظم"اور"انابس"،جولیس سپراویل کی "ہوٹل کمرا"اور"شبیہیں"،ترستان زارا کی"ایک داد سنک نظم لکھنے کے لیے"اور"راستہ"،لوئی آرگاں کی"یہ کمرے"اور"حفاظتی قفل"،ژاں تاریو کی "چھومنتر"اور"یہاں سے خط"،آندرے بریتوں کی "نظم"اور "نظم"،آلان بوسکے کی "نظم"اور"نظم"،ژاکوپریوار کی "احمق"اور"ایک کوتوال کا گیت"،لیوپولڈ سینگور کی "نیویارک"اور"سیاہ عورت"،پول ایلوار کی"پینا"اوریہاں زندہ رہنے کے لیے"، رابیرڈیسنو کی "زمین"اور"چار موسم"اورایوبونفا کی "فاختہ بولتی ہے"اور"ایک آواز"جیسی نظمیں شامل ہیں۔شارل بودلیر کی نظم"ہم آہنگی"کاموضوع فطرت ہے۔وہ آفاقی خوشیوں کوفطرت سے ہم آہنگی کانتیجہ قرار دیتا ہے۔ نظم"گیان"میں بودلیررات کوبہت بڑی سچائی مانتاہے۔اگرچہ کسی کے لیے سکون کاباعث بنتی ہے اورکسی کودکھ کی آغوش دیتی ہے۔پال ورلین کی نظم"میرے دل میں آنسوگرتے ہیں"میں آنسوؤں کی اسباب سے ناواقفیت کااظہار کرتے ہوئے کہتاہے کہ مسلسل بہتے ہوئے آنسووؤں کاسبب محبت ہے اور نہ نفرت۔پھریہ کہاں سے آجاتے ہیں؟نظم"میں کبھی ایک صوفی تھا"میں ایک ایسے صوفی کاذکرہے،جس پرایک عورت مسلط ہوگئی ہے اوراس ہروہ کام کروالیتی ہے،جووہ سرانجام نہیں چاہتا۔ترستاں کوربیر کی نظم"شاعرکاپائپ"میں اس حقیقت کواجاگر کیاگیاہے کہ شاعرکے خیالات کیسے دم توڑتے ہیں۔ نظم "رونڈال"میں بتایاگیا ہے کہ موت سے کسی کومفرنہیں ہے۔آرتھرراں بوکی نظم"احساس"شاعرکی خوشی کے حصول کی ناکام کوشش ہے،جس کاوہ خواب دیکھتاہے۔نظم "خزاں"میں مخلوقات،ان کے جذبات واحساسات اورکیفیات سب کوفناحاصل ہے اورکسی کوبقائے دوام سے نوازا نہیں گیا،اس لیے شاعران جوڑوں کامذاق اڑاسکتاہے،جوایک دوسرے سے محبت کادم بھرتے ہیں۔جولیس لافورگ کی نظم"طلوعِ آفتاب سے قبل مکالمہ"شاعرکے آدرشوں کی پسپائی اور اس کی ناکامی پردال ہے۔ نظم"دھندلکے کا شکوہ"میں انسان کادنیاکی رنگینیوں کی طرف مائل ہونے کاتذکرہ ہے،لیکن وہ کتنانادان ہے کہ سب رنگینیاں موت کالبادہ اوڑھنے والی ہیں۔سٹیفن ملارمے کی نظم"غم"میں انسان کی خطاؤں کاذکرہے،جوحیاتِ گزشتہ کے ساتھ پچھتاوے کاروپ دھار لیتی ہیں اوراسی کیفیت میں انسان موت کے منھ میں چلاجاتاہے۔ نظم"بہارکاموسم"میں شاعرکے احساسِ محرومی کو اجاگرکیا گیاہے۔بہارکاموسم پھولوں،رنگوں اورخوشیوں کاموسم ہے،لیکن یہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے باوجودشاعرکے دلمیں خوشیوں کوجگانے میں ناکام رہاہے۔ گلیوم اپالنیر کی نظم"ناج بوٹی"میں موت کاادراک کرنے کی خواہش دکھائی دیتی ہے۔جب کہ نظم"مستقبل" میں "حال"کی اہمیت کواجاگرکیاگیاہے اور مستقبل کوردکیاگیاہے۔پال ویلری کی نظم"دورکی طورکی آگ کی طرف اشارہ

Vol. 5 No.2 2021

HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہے،جو میسر نہیں آسکتی اور سردی کی شدت ناقابلِ برداشت ہوچکی ہے۔یعنی دنیاوی مصائب کا علاج موت کو سمجھا گیا ہے۔نظم"جنگل"تنہائی کا استعارہ ہے،کیوں کہ دیوانے عام طور پر جنگلوں کا رخ کرتے ہیں۔ ساں جان پرس کی نظم"والیری لاربو کے لیے نظم" ایک کرب انگیز کہانی کو پیش کرتی ہے کہ اس دنیا میں موجود اشیا فانی ہیں اور بقائے دوام سے آشنا ہی نہیں۔جولیس سپراویل کی نظم"ہوٹل"میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان تنہائیوں شکار ہوکر سہارے تلاش کرتا ہے،لیکن وہ سہارے اسے مزید تنہائیوں سے نواز کر چلے جاتے ہیں۔نظم"شبیہیں"میں ایک ہرجائی عاشق جلوہ گر نظر آتا ہے،جس کا دل ہزاروں دلہنوں کا دولہا ہے۔ترستاں زارا کی نظم"ایک دادسٹک نظم لکھنے کے لیے"میں اس حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ہر نئی شاعری پہلے سے موجود شاعری کا چربہ ہے۔نظم"راستہ"میں بتایا گیا ہے کہ انسان اپنی منزل کی سمت کا صحیح تعین کرنے میں ناکام ہے۔اگرچہ یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں۔لوئی آراگاں کی نظم"یہ کمرے"میں انسانی کشمکش اورالجھنوں کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے،جن سے چھٹکارا صرف اور صرف موت کی صورت میں مل سکتا ہے۔نظم"حفاظتی قفل"میں محسن شناسی کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کوئی احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے۔ژاں تاردیو کی نظم"چھومنتر"میں انسان کی انا کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔یہ انسان کی "انا"ہی ہوتی ہے جو اس کی دشمن جاں بنی ہوتی ہے۔اگر انسان "انا"کے خول سے باہر نکل آئے تو بہت سی مشکلات کے حل تلاش کیے جاسکتے ہیں،لیکن "انا"اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتی۔ جب کہ اس کی دوسری نظم"یہاں سے خط"میں شاعر اپنی ذات یعنی"انا"کی نفی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔اول الذکر نظم کا ایک حصہ بہ طور نمونہ پیش کیا جاتا ہے:

میں تنہا ہوں اور ایسا ہی رہنا چاہتا ہوں
میں تمام چیزوں کا روپ دھارنا چاہتا ہوں
میں تنہا آئینے کی طرف جاتا ہوں اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا
وہ جس کا ایک نام ہے،میرا نام،مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا
سوائے ٹین کی ایک چھت اور درخت میں بھیڑیے کی آنکھیں۔[8]

آندرے بریتون کی نظم"Uli"اپنے عنوان کی مانند ناقابلِ فہم ہے یا پھر بالکل بے معنی۔کیوں کہ نظم کے آغاز میں دہقان کو عظیم دیوتا کہا گیا ہے،جب کہ بعدازاں اسے خنزیر کی طرح کھانے والے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسے خطرے کی علامت قرار دیا گیا ہے۔دوسری نظم"Poeme"میں شاعری کی تاثیر کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔آلان بوسکے کی دونوں نظموں کا موضوع فنا اور بقا ہے،جن میں سے شاعر"نیستی"کو ترجیح دیتا ہے۔ژاکو پریور کی نظم"احمق"کا موضوع ایک ایسا شخص ہے،جو بہ ظاہر تو نادان دکھائی دیتا ہے،لیکن وہ بدقسمتی کے ماحول میں خوشی کے لمحات تلاش کرلیتا ہے۔نظم "کوتوالکاگیت" کا موضوع انسان کی لامتناہی خوہشات ہیں،جن سے وہ نجات پانا چاہتا ہے،لیکن شاید ایسا ممکن ہی نہیں۔ لیوپولڈ سدار سینگور کی نظم"نیویارک"میں شہر نیویارک کی رنگینیوں،کھوکھلی زندگی،جھوٹی شان وشوکت اور بے رحم رشتے ناتوں کا پول کھولا گیا ہے۔دوسری نظم"سیاہ عورت"میں عورت کے متنوع روپ بیان ہوئے ہیں۔اس کا حسن لازوال نہیں اور کبھی بھی مٹ سکتا ہے۔پال ایلوری کی نظم"پینا"اور"یہاں زندہ رہنے کے لیے"کا موضوع شراب ہے،جو دماغ کو ڈھانپ لیتی ہے اور انسان کے ہوش وحواس کے جسم پر خونیں پنجے گاڑ لیتی ہے۔رابیر ڈیسنو کی نظم"زمین"میں انسان کے اپنی مٹی جڑے ہوئے ہونے کو موضوعِ سخن بنایا ہے،جس کے مطابق انسان کسی بھی حال میں اپنی دھرتی سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا۔نظم "چار موسم"میں شاعر اپنے محبوب سے جدا ہونے اور سال کے چاروں موسموں کی رفاقت کی زوال پر نوحہ کناں ہے۔ ایوبونفا کی نظم"فاختہ بولتی ہے"میں معاشرتی انتشار اور بدنظمی کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے کہ کسی بھی انسان کو کسی ایک پل اور کسی بھی کل چین نہیں پڑتا۔نظم"ایک آواز"میں انسان کے دل میں پیدا ہونے والی خواہشات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ خواہشات کا پیدا ہونا زندگی کی علامت ہے جب کہ خواہشات کا مٹ جانا موت سے ہم کنار ہونے کا استعارہ۔

انیس ناگی نے تراجم کے لیے جن متنوں کا انتخاب کیا،ان میں موضوع اور اسلوبِ نگارش کے متنوع اور مختلف ہونے کی وجہ سے انھوں نے ان متون کے تراجم کے ساتھ ساتھ اصل زبان کے متن کو مدنظر رکھا۔انھوں نے تراجم میں اصل متن کی بازآفرینی کی بجائے اس سے قریب تر رہنے

Vol. 5 No.2 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کی کوشش کی۔اگر وہ اصل متن سے دور ہوتے تو پھر ترجمہ، ترجمہ نہ رہتا،بل کہ ان کی اپنی تخلیق دکھائی دیتا۔پابلونیرودا کی نظموں کے تراجم میں سے "خزاں میں بھولا ہوا" سے لیا گیا یہ حصہ اس حقیقت پر دال ہے:

موسم خزاں میں
ساڑھے سات کا وقت تھا
اور میں کسی ایک کا
یا کسی دوسرے کا منتظر تھا،
وقت وہاں میرے ساتھ انتظار میں تھک گیا تھا،
آہستہ آہستہ وہ چلا گیا
اور مجھے تنہا چھوڑ گیا تھا۔[9]

انیس ناگی نے بین الاقوامی زبانوں کے ادب میں سے نظم و نثر کے کامیاب تراجم کیے ہیں،انھوں نے خاص طور پر نثری نظموں کے تراجم کر کے نثری نظم کو اردو ادب پروان چڑھانے کا بیڑا اٹھایا۔انھوں نے نہ صرف پابلونیرودا اور البر کامیو کی نظموں کے تراجم کیے،بل کہ ٹی۔ایس ایلیٹ کی نظموں کو بھی اردو زبان کے پیکر میں ڈھالا ہے۔

بہ حیثیتِ مجموعی انیس ناگی کی جدید فرانسیسی نظموں کے تراجم بعض املا،تذکیر و تانیث اور جملوں کی اغلاط کے باوجود مزیت کا مرقع ہے۔مختلف شعرا کی منتخب نظموں کے تراجم اردو ادب میں نثری نظم کے حوالے سے ایک عمدہ اضافہ ہیں۔

غرض یہ کہا جاسکتا ہے کہ انیس ناگی نے مغربی شاعری کے جو تراجم کیے ہیں،وہ نثری نظموں کے تراجم پر مشتمل ہیں جو شاید اردو ادب میں نثری نظم کی ترویج و اشاعت کا ذریعہ ہیں،لہٰذا یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ ان تراجم سے متاثر ہو کر اردو شعرا نے بھی نثری نظم کہی ہو۔ان کے تراجم سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ انھوں نے جو بھی تراجم کیے،خواہ وہ نثر کے ہوں یا نظم کے،مانوس انداز میں کیے ہیں۔ان کے تراجم سے زبان کی بے گانگی کا گمان نہیں ہوتا۔یہ تراجم ادبی شان لیے ہوئے ہیں۔ چوں کہ انیس ناگی نے ذریعہ زبان کے متون کو مد نظر تو رکھا ہے،لیکن ان کا لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے ان متون کی ترجمانی اس انداز سے کی ہے کہ اصل متون کی روح کسی بھی طور سے مجروح نہیں ہونے دی۔بعض تراجم ایسے ہیں،جنھیں اصل متن کی بجائے مترجمہ متن سے اخذ کیا گیا ہے۔تاہم واقعیت سے انحراف نہیں کیا۔

حوالہ وحواشی

1۔ دہلوی،احمد،مولوی سید:مؤلف "فرہنگِ آصفیہ (جلد اول و دوم)"،لاہور، اردو سائنس بورڈ،299 ۔اپر مال،(طبع دوم:جولائی 1987)،ص:201
2۔ وارث سرہندی ایم۔اے:مؤلف "علمی اردو لغت (جامع)، لاہور، علمی کتاب خانہ،کبیر سٹریٹ اردو بازار،(طبع سوم،اکتوبر1983)،ص:244
3- OXFORD DICTIONARY(Y.N).Oxford printig press, Page:883
4۔ دہلوی،سید احمد:مؤلف "فرہنگِ آصفیہ "ترتیب و تہذیب(وصی اللہ کھوکھر)، لاہور،مشتاق بک کارنر،الکریم مارکیٹ اردو بازار،2015،ص:561
5۔ حامد بیگ،مرزا:مصنفہ "اُردو ترجمے کی روایت "ناشر،اسلام آباد،دوست پبلی کیشنز،2013،ص:40
6۔ انیس ناگی،(1997)،مترجمہ:ٹی،ایس،ایلیٹ کی نظمیں،لاہور،جمالیات،ص5
7۔ ایضاً،ص6
8۔ انیس ناگی،(2010)،جدید فرانسیسی شاعری،لاہور،جمالیات،ص16
9۔ انیس ناگی،(1986)،مترجمہ:پابلونیرودا۔ نظمیں،لاہور،جمالیات،ص56